Ch. Mahmood ... DARUL-MASIH, QADIAN ... Distt. Gurdaspur, Punjab, India.

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3

جلد ۳۱ — شمارہ ۱۲

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۵۲ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516

۲۸ جمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ — ۲۵ امان ۱۳۶۱ ہش — ۲۵ مارچ ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں یہاں تشریف لانے والے ایک مہمان دوست کی زبانی موصول شدہ مورخہ ۱۶ ماہِ رواں کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور پُر نور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ۔

احبابِ کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کو رُوح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۲۲ امان (مارچ)۔ مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

سوئٹزرلینڈ میں احمدیت کے فولڈروں کی تقسیم پر اخبارات کا نمایاں ردِ عمل

اسلام اب یورپ میں جس طرح داخل ہو رہا ہے وہ دُنیائے عیسائیت کے لئے لمحۂ فکریہ ہے!

سوئٹزرلینڈ مشن نے ۲۸ ہزار آبادی کے ہر گھر میں رومانش زبان کا فولڈر پہنچایا

زیورک مشن کے انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب کی خوش کن رپورٹ!

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بابرکت دور میں قریباً ڈیڑھ سال پیشتر فولڈروں کا منصوبہ پیش کیا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مختلف ملکوں اور علاقوں کی زبانوں میں احمدیت کے تعارف پر مشتمل فولڈرز تیار کر کے انہیں یورپ کے جملہ احمدیہ مشنوں میں پہنچایا جائے۔ اور سیاحت کے موسم میں ہر ملک میں لاکھوں کی تعداد میں مختلف ملکوں کے جو سیاح آئیں ان میں یہ فولڈرز تقسیم کئے جائیں۔ اور اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ ہر ملک کے سیاح کو اُس کی اپنی زبان کا فولڈر پیش کیا جائے۔ غیر ملک میں اپنی زبان کا فولڈر وہ بہت شوق سے پڑھے گا۔ اور اسی طرح غیر سیاحوں میں بھی یہ فولڈر وسیع پیمانے پر تقسیم کیا جائے۔ چنانچہ اس ضمن میں سوئٹزرلینڈ کے مشن کا کام بطورِ خاص قابلِ ذکر ہے۔ اس مشن کے انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب نے الفضل کو جو رپورٹ ارسال کی ہے اس کے مطابق زیورک مشن کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات اور دُعاؤں کے طفیل چھ زبانوں میں "احمدیت کیا ہے؟" نامی نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب فولڈر طبع کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہ زبانیں جرمن، فرنچ، اٹالین، البانین، ترکی، اور رومانش ہیں۔ ان زبانوں میں فولڈروں کی تقسیم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

رومانش اس زبان میں فولڈروں کی تقسیم کے بڑے دلچسپ نتائج برآمد ہوئے۔

مکرم نسیم مہدی صاحب نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ چونکہ ایسے لوگ بہت کم ملتے ہیں جو یہ زبان بولیں، بلکہ اس علاقہ میں بھی اکثر لوگ جرمن زبان ہی بولتے ہیں اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ رومانش زبان بولنے والے ہر گھرانے میں یہ فولڈر پہنچایا جائے۔ مزید تفصیلات اکٹھی کرنے میں سوئس احمدی بھائی مکرم رفیق چیاں صاحب نے جو تعاون کیا اس سے پتہ چلا کہ رومانش زبان کے آگے مزید تین لہجے ہیں۔ اور ان لہجوں کے بولنے والوں کی تعداد علی الترتیب ۲۸ ہزار، ۲۲ ہزار، اور پانچ ہزار ہے۔ زیورک مشن نے جو فولڈر شائع کیا وہ اوّل الذکر لہجے کے مطابق تھا جس کے بولنے والوں کی تعداد ۲۸ ہزار یعنی سب سے زیادہ ہے۔ چنانچہ یہ طے کیا گیا کہ ڈاک کے ذریعہ یہ فولڈر ہر گھر میں پہنچایا جائے۔

مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی زیر قیادت مجلس انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کی مجلس عاملہ نے پیکٹ بنوانے میں مکرم نسیم مہدی صاحب کا ہاتھ بٹایا۔ چنانچہ یہ زبان بولنے والے ۵۳ مقامات کے ۳۱۵ ہ گھرانوں میں فولڈر بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔ اس قسم کی تقسیم کے لئے لفافے یا ایڈریس کی ضرورت نہیں ہوتی صرف ایک بنڈل ہر شہر یا گاؤں کے گھروں کی تعداد کے مطابق وہاں کے ڈاکخانے کو بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور ڈاکیہ ڈاک کے ساتھ ہر گھر میں تقسیم کر دیتا ہے (مسلسل ...)

صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ کامیابی

ہم اپنے محترم قارئین کو یہ اطلاع دیتے ہوئے دِلی مسرت محسوس کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور تائیدِ خاص سے عزیز صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ ابن محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی کو امسال برن ہال سکول سرینگر (کشمیر) سے میٹرک کے امتحان میں $\frac{٦٣٨}{٨٥٠}$ یعنی ۷۵٪ نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن کے ساتھ اعلیٰ کامیابی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ قارئین دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کی اس کامیابی کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مزید نمایاں کامیابیوں اور اعلیٰ ترقیات کے حصول کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(ادارہ بدر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مالک ... پرنٹر و پبلشر ... نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

اس پر متعدد ... کافی کم خرچ آتا ہے۔

یہ فولڈر رجسٹرڈ ڈاک کئے گئے اسی روز ... ڈی نیوز ایجنسی کو ایک پریس ریلیز بھجوایا گیا جس کے نتیجہ میں اس علاقے کے ایک جرمن ... اور ایک رومانش اخبار نے بڑے دلچسپ تبصرے کئے۔ ایک اخبار "DAVOSER ZEITUNG" DAVOS نے ۲۲ جون ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں لکھا

اسلام — رومانش زبان میں

"یہ بات اب ایک کھلا راز بن چکی ہے کہ تیل سے حاصل ہونے والی دولت جو کہ ہر موٹر رکھنے والا عرب شیوخ کو بطور خراج ادا کرتا ہے۔ اب اس ... کی ... منتقل ہو رہی ہے جس کا مقصد اسلام کی اشاعت ہے۔ خصوصاً جماعت احمدیہ نے دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ دین کا ایک غیر معمولی منصوبہ شروع کر رکھا ہے۔ اس جماعت کا آغاز ہندوستان کے ایک مسلمان (حضرت) مرزا غلام احمد نے کیا۔ جو مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی کے ان کی اپنی ذات میں پورا ہونے کے مدعی ہیں۔ زیورک میں اس مشن کی ایک مسجد ہے۔ یہ مسلم تبلیغی جماعت کتنی فعال ہے اس کا پتہ اس سے لگتا ہے کہ یہ جماعت آج کل رومانش زبان میں فولڈر چھاپ کر تقسیم کر رہی ہے جو کہ گھروں تک پہنچایا جا رہا ہے۔ اس میں انہوں نے بڑی دلیری سے یہ لکھا ہے کہ:- 'اسلام تمام سچائیوں کی بنیاد ہے..... جو بھی شخص اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنائے گا اور اس کے تمام پر عمل کرے گا اور ایک خدا کے وجود پر یقین رکھے گا وہ نجات پا جائے گا۔ اور اس کے سوا دنیا میں اور کوئی حقیقی نجات نہیں ہے۔'

اب بات یہ ہے کہ ایک آزاد معاشرے میں ہر مذہب کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی تشہیر کے ذرائع اختیار کرے بشرطیکہ اس کا جواب دینے کا حق بھی استعمال کیا جائے۔ لیکن اسلامی دنیا میں یہ بات نہیں ہے جہاں پر کہ عیسائی مشنریوں کو کہیں خال خال ہی کام کرنے کی آزادی ہے۔ اور بہت سی جگہوں پر تو یہ ناممکن ہی ہے۔

اس صورت حال میں عیسائیوں کے داخلی جھگڑے بعید از عقل معلوم ہوتے ہیں۔ آج کے دور کی یہ ضرورت ہے کہ عیسائیوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد پیدا کیا جائے۔ چاہے یہ ایک گروہ کی صورت نہ بھی اختیار کریں۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اسلام ایک ایسا مضبوط مذہب ہے جو ساری زندگی ریاست اور روزمرہ کے معمولات تک اثر کرتا ہے اور ان پر حاوی ہو جاتا ہے۔

اس سے پہلے اسلام دو دفعہ یورپ میں آیا ہے۔ ایک ۷۳۲ء اور دوسرے ۱۵۲۹ء میں۔ اب چونکہ اسلام یورپ میں کسی چور دروازے سے داخل نہیں ہو رہا اس لئے مغربی دنیا کی ساری عیسائی دنیا کے لئے ایک لمحۂ فکریہ ہے۔!!"

[اخبار نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ عرب شیوخ جماعت احمدیہ کو مالی امداد دے رہے ہیں۔ یہ بات نہ صرف حقائق کے قطعی خلاف ہے بلکہ واقفانِ حال جانتے ہیں کہ یہ بات کہنا ایک مضحکہ سے کم نہیں۔ جماعت احمدیہ کا اثاثہ تو اس کے وہ لاکھوں مخلصین ہیں جو اپنا پیٹ کاٹ کر خدمتِ دین کے جذبہ کے تحت مالی قربانی کرتے ہیں۔ ادارہ]

دوسرے اخبار "GASETTA ROMONTSCHA" DISENTIS نے اپنی ۲۶ جون ۱۹۸۱ء کی اشاعت میں لکھا:-

"اسلام جارحانہ انداز میں - رومانش زبان میں اطلاع"

صدیوں پر پھیلے ہوئے اسلام کے دور ارتقاء کے نتیجے میں اس کے پیروکار مختلف گروہوں اور ذیلی گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔

یہ سوال کہ "حقیقی اسلام کیا ہے"۔ اس کے جواب میں مختلف آراء سامنے آتی ہیں۔ ایک گروہ جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ خالص اسلام ہے، جماعت احمدیہ کہلاتا ہے۔ اس جماعت کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں (حضرت) احمد نے قادیان میں رکھی۔ ان کے پیروکار دنیا میں روحانی اقتدار کو مادی اقتدار پر ترجیح دیتے ہیں۔

یہ واحد جماعت ہے جو خدا تعالیٰ سے براہِ راست سلسلہ قائم ہونے پر یقین رکھتی ہے اور یہ بھی دعویٰ کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ سے براہِ راست تعلق صرف اس جماعت میں داخل ہو کر حاصل ہو سکتا ہے۔

ہماری باتوں سے کسی غلط فہمی میں نہ پڑیں۔ ہم اس جماعت کے حق میں پبلسٹی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ وہ یہ کام اپنے طور پر پہلے ہی کافی مؤثر انداز میں کر رہے ہیں۔ حتیٰ کہ رومانش زبان میں بھی۔ یہ بات حیران کن ہے۔ پچھلے ہفتے اس زبان کا SURSELVI-SCH لہجہ بولنے والے بے شمار رکنیوں نے اس قسم کا ایک اطلاعاتی لیفلٹ وصول کیا۔ (جس کے پیچھے صفحہ پر سوئٹزرلینڈ میں قائم ہونے والی پہلی مسجد کی تصویر تھی جو زیورک میں ہے) اور یہ بھی کہ ساری باتیں کافی اچھی رومانش زبان میں لکھی گئی تھیں۔ شواہد سے معلوم ہوا ہے کہ اس کی دس ہزار کاپیاں لازمی طور پر تقسیم کی گئی ہیں۔ اس کے آخر میں جماعت احمدیہ کے نوجوان پیروکاروں کا یہ عزم اور یہ ارادہ درج تھا کہ وہ اور لوگوں کو احمدیت میں داخل کریں گے۔

جس چیز کی یہ لوگ بڑی عمدگی سے تبلیغ کر رہے ہیں (چند اصطلاحیں اگرچہ کچھ تذبذب سا الجھاؤ ڈالتی ہیں) تاہم اسے عیسائیت پر عمل پیرا ہو کر بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہم عیسائیت کی اس خوبی کے پرچار سے غفلت برت رہے ہیں۔ (اور اگر پرچار کرتے بھی ہیں تو برائے نام) اس کا ذمہ دار ہمارا اعتقاد کے متعلق ہمارا رویہ ہے۔ ہم میں سے بہت ہیں جو اپنے اعتقادات کو دوسروں کے سامنے بیان کرنے سے شرماتے ہیں۔ اس سلسلے میں رومانش زبان میں اسلام پھیلانے والے زیادہ فعّال ہیں۔

وہ کامیاب ہوئے ہیں یا نہیں؟ یقیناً وہ کامیاب ہیں۔ ان کی جماعت کے اس وقت دنیا بھر میں ایک کروڑ پیروکار ہیں۔ ان کی تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں۔ ہم جو مسیح کے پیروکار اور کیتھولک عیسائی ہیں ہماری حد تک ان کی سرگرمیاں اسی صورت میں بے ثمر ہیں کہ ہمیں خود اپنے مقصد پر پورا یقین حاصل ہو اور ہم اپنی زندگیاں اس کے مطابق بسر کریں۔ اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ انہیں ناکام کرنے کی یہی ایک صورت ہے۔ اور کوئی نہیں۔"

البانین: رمضان المبارک میں مسجد میں آنے والے البانین زبان بولنے والے یوگوسلاوین بھائیوں کو یہ فولڈر دیا گیا۔ ہر ایک نے اپنی قومی زبان میں یہ فولڈر پا کر خوشی کا اظہار کیا۔ بذریعہ ڈاک بھی بھجوایا گیا اور عید کے موقعہ پر بھی تقسیم ہوا۔ عرصہ زیر رپورٹ تک ایک ہزار فولڈر تقسیم ہو چکے ہیں۔

ترکی: ترک زائرین کثرت سے مسجد آتے رہتے ہیں۔ انہیں یہ فولڈر دیا گیا۔ مکرم نسیم مہدی صاحب دو مرتبہ ترکوں کے سنٹر میں بھی گئے۔ وہاں موجود لوگوں کو بھی یہ فولڈر پیش کیا گیا۔

فرینچ - اٹالین: مسجد آنے والے زائرین میں تقسیم کیا گیا۔ فرینچ فولڈر جنیوا جماعت کے دوستوں کو بھجوا دیا گیا ہے کہ وہ تقسیم کریں۔ سوئس احمدی دوست مکرم احمد ودیوتز صاحب اپنے ساتھ کام کرنے والے اطالویوں کیلئے اطالوی فولڈر لے گئے اور بعض کو تقسیم کیا۔

جرمن: کثرت سے آنے والے زائرین کو دیا گیا۔ کئی سو کی تعداد میں بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔ زیورک یونیورسٹی کے دینیات کے ایک پروفیسر نے پڑھا۔ اور ۵۰ کی تعداد میں منگوا کر اپنے طلباء میں تقسیم کیا۔ مکرم نسیم مہدی صاحب، مکرم رفیق چانن صاحب اور احمد ودیوتز صاحب نے مختلف اوقات میں زیورک شہر میں تقسیم کیا۔ سب سے زیادہ تعداد میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے تقسیم کیا۔

احباب کرام سے اس بابرکت منصوبہ کے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منقول از الفضل ربوہ ۳ مارچ ۱۹۸۲ء)

شکریہ احباب اور مزید دعاؤں کی تحریک

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور بزرگان و احباب جماعت کی خصوصی دعاؤں سے میرے بھائی عزیز مکرم سید احمد ناصر صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے دل کا نازک اور پیچیدہ آپریشن (OPEN HEART SURGERY) پورٹ لینڈ امریکہ میں انتہائی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک الاحسان العظیم۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق بفضلہ تعالیٰ برادرم موصوف کی صحت آپریشن کے بعد سے بسرعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ ڈاکٹروں نے شام کے وقت معمولی چہل قدمی کی اجازت بھی دیدی ہے۔ تاہم ابھی انہیں بطور احتیاط مزید ایک ماہ تک ڈاکٹروں کی ہی نگرانی میں رہنا ہوگا

میں اُن تمام بہنوں اور بھائیوں کی دلی شکر گزار ہوں جنہوں نے ایسے نازک مرحلہ میں اپنی عاجزانہ دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے میں ہماری مدد کی۔ برادرم سید احمد ناصر صاحب نے بھی اپنے خط میں دعا کرنے والے تمام بہنوں اور بھائیوں کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اُمید ہے کہ تمام بہن بھائی دعاؤں کے اِس سلسلہ کو جاری رکھیں گے۔ تا آنکہ برادرم موصوف بکلّی صحتیاب ہو کر بخیر و عافیت اپنے مستقر پر واپس پہنچ جائیں۔

خاکسار:- اَمَۃُ القُدُّوس (بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب)

"قابَ قوسین بھی اک تیری شان ہے"

عالمِ قدسیاں تجھ پہ قربان ہے — مصطفےٰ مجتبیٰ تیری کیا شان ہے
تو ہی ہے وجہِ تخلیقِ کُل کائنات — سب سے اعلیٰ و افضل تیری شان ہے
تیری پرواز تا سِدرۃ المنتہیٰ! — قابَ قوسین بھی اک تیری شان ہے
تجھ کو کامل شریعت عطا کی گئی! — تجھ پہ نازل ہوا پیارا قرآن ہے
لیلۃُ القدر جس کے وسیلے ملے — رحمتوں کا مہینہ وہ رمضان ہے
جن کا ایمان ہے پنج ارکان پر — تیرا فرمان ہے وہ مسلمان ہے

تیرے گُن گائے گا کُو بہ کُو سُو بہ سُو
طاہرِ خستہ میں جب تلک جان ہے

میر مبشر احمد طاہر - ربوہ۔

خطبۂ نکاح

اسلام کی رُو سے یہ ایک بُنیادی صداقت ہے کہ انسانی زندگی بے مقصد نہیں ہے

مقصد انسانی زندگی کا یہ ہے کہ انسان ایک ایسی حیات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے جو ابدی ہے!

اُس زندگی میں خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں نازل ہوتی ہیں اور یہ زندہ نعمتیں درجہ بدرجہ بڑھتی چلی جاتی ہیں

از سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ ۲ ر صلح ۱۳۶۱ ہش مطابق ۲ ر جنوری ۱۹۸۲ء بمقام مسجد مُبارک ربوہ

مورخہ ۲ ر صلح ۱۳۶۱ ہش مطابق ۲ ر جنوری ۱۹۸۲ء بعد نمازِ عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا و امامنا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت دو نکاحوں کا اعلان فرمایا جن کا تعلق خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہے۔

اس موقع پر حضور نے آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد یہ آیات بھی پڑھیں:-

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ (سورۃ الملک - آیات ۲ — ۳)

فرمایا کہ :-

بڑی ہی برکتوں والا ہے وہ وجود جس کے قبضۂ قدرت میں حاکمیت ہے۔ حکومت ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور اس کی عظیم برکتوں کا مظاہرہ اس صداقت میں بھی ہے کہ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ - کہ اُس نے ایک نظام موت جاری کیا اِس کائنات میں اور ایک نظامِ حیات جاری کیا۔

یہاں الموت سے ہے۔ الموت قرآنِ کریم کی اصطلاح میں دو معنوں میں ہے۔ ایک عدم سے وجود میں لانا اور ایک ایسی موت جس کے بعد ابدی زندگی کا حصول مقدر ہے انسان کے لئے۔ تو عظیم ہے اللہ جس کی عظیم برکتیں یہ ہیں کہ اُس نے ایک ایسی موت کا سلسلہ جاری کیا ہے جس کے بعد ابدی حیات، انسان کو میسّر آتی ہے۔

اور وَالْحَيٰوةَ - اور ایک ایسی زندگی کا سلسلہ جاری کیا جس پر موت وارد نہیں ہوتی۔ موت کو پہلے رکھا اور حیات کو بعد میں۔ پہلے جو موت رکھی، اس میں موت سے پہلے کی حیات خود ہمارے سامنے آجاتی ہے۔ کیونکہ جو زندہ نہیں وہ مر نہیں سکتا۔ تو خَلَقَ الْمَوْتَ جب کہا تو اس کے معنے یہی بنتے کہ اُس نے زندگی دی۔ اور پھر موت وارد ہوئی۔

اور نظامِ حیات قائم کیا۔ ایک ایسا نظام حیات جو ابدی ہے جس پر کوئی موت وارد نہیں ہوتی۔ اس واسطے اِس حیات کے بعد کسی موت کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اور عظمتیں خدا تعالےٰ کی اس صداقت میں یہ ہیں لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔ انسانی زندگی بے مقصد نہیں ہے۔ اور مقصد انسانی زندگی کا یہ ہے کہ انسان ایک ایسی حیات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے جو ابدی ہے۔ ایک ایسی زندگی پانے میں وہ کامیاب ہو جس زندگی میں خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور جس زندگی میں یہ نعمتیں جو ہیں یہ زندہ نعمتیں درجہ بدرجہ بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ یہ اَلْحَيٰوةَ ایک خاص قسم کی حیات - اَلْ جو ہے وہ مخصوص کرتا ہے حَيٰوةَ کو یعنی وہ حیات جس کا ذکر بڑی تفصیل سے قرآن کریم نے متعدد جگہ کیا ہے۔ ایک ایسی حیات جس کی ہر صبح پہلی شام سے زیادہ روشن اور جس کی ہر شام صبح سے زیادہ حسین ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے پہلے سے زیادہ (انسان کی نسبت) منوّر ہو کر اور زیادہ پیار والے بن کر اس پر ظاہر ہوتے ہیں۔

دو حیات کا یہاں ذکر ہے۔ ایک وہ کہ نام لئے بغیر جس کی طرف اشارہ کیا "لفظ موت" نے۔ اور ایک وہ کہ نام لے کر جس کی طرف اشارہ کیا گیا۔ جس کے بعد پھر موت اور فنا نہیں۔ اس کی ابتداء یوں کہ انسانی زندگی میں جائز بچے پیدا کرنے کے لئے مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو۔ یعنی نکاح کا اعلان کیا جائے باقاعدہ - اور تب اللہ تعالےٰ نے اجازت دی ہے جنسی تعلقات کے قائم کرنے کی۔ اور سامان پیدا کیا ہے بچوں کے پیدا ہونے کا۔ اور اس لحاظ سے بڑی ذمہ داریاں ڈال دیں۔ ایسے ماں باپ پر جنہوں نے اپنے بچوں کی اس رنگ میں تربیت کرنی ہے کہ جب ابدی حیات کے دروازے کھلیں تو خُدا تعالےٰ کے پیار کو وہ نسل حاصل کرنے والی ہو۔ خُدا تعالےٰ کے قہر اور غضب کو پانے والی نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ تمام احمدی نکاحوں کو (جن سے) جماعتِ احمدیہ میں رشتے قائم کئے جاتے ہیں اُن کو ایسا ہی بنائے۔ اور پیچھے جو ماں باپ بن چکے اور آگے جو ماں باپ بنیں گے اور آج جن دو نکاحوں کا میں اعلان کروں گا، اللہ تعالےٰ اُن کو اس نکتہ کے سمجھنے اور جن قربانیوں کا یہ نکتہ مطالبہ کرتا ہے اس کے مطابق قربانیاں دینے اور عمل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

اِس وقت میں دو ایسے نکاحوں کا اعلان کروں گا جن کا تعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے ہے۔ جن کی ذمہ داریاں ہر دوسرے خاندان سے کہیں زیادہ ہیں۔ اِن ہمارے بچوں کو اِس حقیقت کو سمجھنے کی بھی خدا توفیق دے کہ وہ عام میاں بیوی بننے والے نہیں بلکہ ایسے میاں بیوی بننے والے ہیں جن کا اچھا نمونہ دُوسروں کے دِلوں میں پیار پیدا کرے گا۔ جن کا بُرا نمونہ دُوسرے کے دِلوں میں، احمدیوں کے دِلوں میں، نفرت پیدا کر دے گا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہو رہے ہیں اور اپنا ایسا نمونہ نہیں دکھا رہے جو اسلام کا حُسن ظاہر کرنے والا ہو۔

عزیزہ امۃ الوکیل صاحبہ بنت مکرم و محترم مرزا انور احمد صاحب کا نکاح عزیزم مکرم مرزا محمود احمد صاحب ابن مکرم و محترم مرزا مجید احمد صاحب ربوہ سے بیس ہزار روپے مہر پر قرار پایا ہے۔

عزیزہ اَمۃ النور معین صاحبہ بنت مکرم و محترم پیر معین الدین صاحب کا نکاح عزیزم مکرم مرزا طیب احمد صاحب ابن مکرم و محترم مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ سے گیارہ ہزار روپے مہر پر قرار پایا ہے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے اِن رشتوں کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے احباب سمیت دُعا کرائی ؛

(منقول از "الفضل" ربوہ ۲۲ ر فروری ۱۹۸۲ء)

آخری قسط

اسلام کے ذریعہ تمدنی معاشرتی اور روحانی انقلاب

تقریر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۱ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور

حضرات کرام! بائبل اور دیگر آسمانی کتب کی نبی آخرالزمان کے بارہ میں پیشگوئیوں اور بشارتوں کے مطابق ۹ ربیع الاول ۲۰ اپریل ۵۷۱ء کو مکہ مکرمہ میں قبیلہ قریش کے ایک معزز خاندان بنو ہاشم میں حضرت محمد صلعم کی پیدائش ہوئی۔ دادا عبد المطلب نے محمد اور والدہ آمنہ نے احمد آپ کا نام رکھا۔ پیدائش سے قبل ہی آپ کے والد حضرت عبد اللہ کی وفات ہوگئی۔ اور چھ سال کی عمر میں آپ کی والدہ حضرت آمنہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ اس کے بعد آپ اپنے دادا عبد المطلب کے زیر پرورش رہے۔ ان کی وفات کے بعد آپ کے چچا ابوطالب آپ کے مستقل نگران رہے۔ دنیوی اعتبار سے آپ یتیم اور اُمّی تھے۔ مگر یہ یتیم غلط اخلاقی ماحول میں رہنے کے باوجود اعلیٰ درجہ کے اخلاق کا مالک۔ پاکباز اور مطہر [illegible] کا حامل تھا۔ جس پر قرآنی سرٹیفکیٹ "اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" شاہد ناطق ہے۔ کیا ہی خوب کہا ایک بزرگ نے ؎

حسینانِ عالم ہوئے شرمگیں !!
جو دیکھا وہ حُسن اور وہ نورِ جبیں
پھر اس پر وہ اخلاق اکمل تریں
کہ دشمن بھی کہنے لگے آفریں
زہے حسنِ کامل زہے خلق تام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

چنانچہ عرب آپ کو "امین و صدوق" کے نام سے پکارتے تھے۔ ۴۰ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو "نبوت و رسالت" سے سرفراز فرمایا۔

۱۔ قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔

۲۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

۳۔ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ۔

کہ اعلان کرو، اے نسلِ انسانی میں تم سب کے لئے خدا کا رسول ہوں۔ اور رحمۃ للعالمین ہوں۔ نیز فرمایا کہ یہ نبی اور رسول وہ ہے جس کے بارہ میں تورات و انجیل میں بشارتیں موجود ہیں۔

ارشادات خداوندی کے تحت آپ نے دنیا کی روحانی۔ اخلاقی۔ تمدنی اور معاشرتی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ اور اس راہ میں ہر قسم کی تکالیف و شدائد کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ استقامت و استقلال کا شاندار نمونہ دکھلایا۔ آپ کے صحابہ کرامؓ کو بھیڑ بکری کی طرح ذبح کیا گیا۔ گاجر مولی کی طرح کاٹا گیا۔ قریباً تین سال تک مکہ میں مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ ہوا۔ مگر کسی کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ یہاں تک کہ بالآخر [illegible] اپنے وطن مکہ کو بھی چھوڑنا پڑا۔ اور ہجرت کرکے مدینہ جاکر آباد ہوئے۔ جہاں مدینہ میں اسلامی سلطنت کی داغ بیل پڑی۔ اور اسلامی تہذیب و تمدن کا آغاز ہوا۔ تھوڑے ہی سالوں میں بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اسلامی تعلیمات اور اپنی قوت قدسیہ اور اخلاق فاضلہ سے ایک عظیم انسان انقلاب پیدا کر دیا۔ عرب لوگوں کا نہ صرف مذہب بدلا بلکہ ان کے عادات و اطوار اور اخلاقی حالات کو بھی بدل کر رکھ دیا۔ گویا ملک کی کایا پلٹ گئی۔

آنحضرت صلعم نے اگر ایک طرف دنیا میں شرک و بدعت کا قلع قمع کرکے توحیدِ خالص کو قائم کیا، تو دوسری طرف ہر قسم کی سماجی اور معاشرتی برائیوں کو دور کرکے اخلاقی و سماجی اقدار کو قائم کیا۔ تیسری طرف تمدنی اور معاشرتی اعتبار سے ایک مضبوط مرکزی حکومت کو قائم کیا۔ نیز انسانیت کے شرف کو قائم کرکے مساوات انسانی اور عالمگیر اخوت UNIVERSAL BROTHERHOOD کی بنیاد ڈالی۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ اس Historical fact کا اعتراف Rev. Bosworth Smith ریورنڈ باسورتھ اسمتھ نے کیا ہی مختصر الفاظ میں کیا ہے:۔

"By a fortune absolutely unique in history, Mohammad is a three-fold founder of a nation, of a Empire & of a religion."

کہ انسانی تاریخ کا یہ بے مثال واقعہ ہے کہ آنحضرت صلعم تین چیزوں کے بانی ہوئے ہیں، یعنی ایک قوم۔ ایک سلطنت اور ایک مذہب کے۔

رام کرشنا مشن کلکتہ کی طرف سے شائع شدہ کتاب "THE CUTURAL HERITAGE OF INDIA" میں لکھا ہے:۔

(ترجمہ) "اس امر کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اسلام نے دنیا کی تہذیب و تمدن اور علم کی ترقی کے لئے شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ اگرچہ اس روشنی کے زمانہ میں اس کا اعتراف قدرے توقف اور دبی زبان سے کیا جارہا ہے۔"

ہندوستان کی آزادی کے علمبردار مہاتما گاندھی جی فرماتے ہیں:۔

(ترجمہ) "اسلام جھوٹا مذہب نہیں ہے۔ اسلام اپنے عروج کے سنہری زمانہ میں کبھی بھی غیر روادار نہیں رہا۔ تمام دنیا اس کی خوبیوں کی معترف ہے۔ جب یوروپ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا اس وقت مشرقی افق پر ایک روشن ستارہ نمودار ہوا۔ اور اس نے کراہتی دنیا کو روشنی اور راحت و آرام دیا۔ ہندوؤں کو احترام سے اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ تب وہ بھی میری طرح اس سے محبت کرنے لگیں گے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ

حضرات کرام! مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر اسلامی انقلاب کے بانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ اور فضائل و مناقب کے متعلق بھی کچھ ذکر کر دیا جائے۔ آنحضرت صلعم گو دنیوی نقطۂ نگاہ سے اُمّی و ان پڑھ UNLETTERED تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل و دماغ کو الہام و وحی کے نور سے علم و عرفان کا چشمہ بنا دیا۔ "اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ" اس قرآن کی برکت سے آپ نے علم و عرفان کے دریا بہا دئیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے کہ ؎

اُمّی و در علم و حکمت بے نظیر
زیں چہ باشد حجتے روشن تر ے
ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

نیز ایک بزرگ نے کیا ہی اچھا فرمایا ہے ؎

نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال
وہ سب آپ میں جمع ہیں لامحال
صفاتِ جمال اور صفاتِ جلال
ہر اک رنگ ہے بس عدیم المثال
لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام
محمد ہی نام اور محمد ہی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ کے بارہ میں غیر مستشرقین کی آراء

میجر آرتھر لیونارڈ Major Arthur Leonard فرماتے ہیں:۔

(ترجمہ) "اگر کبھی بھی اس سرزمین پر کسی نے خدا کو پایا ہے اور اگر کبھی کسی نے صحیح جذبہ سے اپنی زندگی خدا کی عبادت کے لئے وقف کی ہے تو یہ بات یقینی ہے کہ ایسا انسان نبی عربی صلعم ہیں۔ آپ ایک عظیم الشان۔ امین و صدوق انسان تھے جو دنیا کے پردہ پر ظاہر ہوئے۔"

(اسلام اینڈ ہر مورل اینڈ سپریچول ویلیو)

۲۔ لیمرٹائن Lamertine اپنی کتاب History of TURKEY P. 276 پر آنحضرت صلعم کے اوصاف حمیدہ کے بارے میں رقمطراز ہیں:۔

(ترجمہ) "آنحضرت صلعم ایک فلسفی، بہترین خطیب و مقرر۔ فرستادۂ خدا۔ قانون دان۔ ماہر جنگ۔ معرکوں میں فاتح۔ معقول نظریات کو قائم کرنے والے انسان تھے۔ آپ بیس زمینی سلطنتوں کے بانی تھے۔ اس کے علاوہ ایک مذہبی سلطنت یعنی اسلام کے بانی تھے۔ ان کی اقدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے حق سے کسی انسان کی برائی کو ناپا جا سکتا ہے ہم دعویٰ کر سکتے ہیں کہ کیا آپ سے بھی بڑھ کر کوئی انسان دنیا میں پیدا ہوا ہے؟"

۳۔ برطانوی مفکر جارج برنارڈ شا George Bernard Shaw رقمطراز ہیں:۔

(ترجمہ) "میں نے ہمیشہ مذہب اسلام کو عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ کیونکہ اس کے اندر حیرت انگیز افادیت و اہمیت ہے۔ صرف یہی ایک مذہب ہے جو دنیا کے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق ہر زمانہ کے لئے اپنی تعلیمات کو پیش کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ جس میں ایک کشش اور اپیل پائی جاتی ہے۔ میں نے آنحضرت صلعم کی سیرت کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ میری رائے

"یہ وہ انسانیت کے نجات دہندہ تھے۔ اور میرا یقین ہے کہ اگر اُن جیسا آدمی دُنیا کا آمر اور ڈکٹیٹر بنا دیا جائے تو وہ پیش آمدہ مسائل کو ایسے انداز سے سلجھا دے گا جس سے دُنیا میں امن اور خوشی حاصل ہوگی جس کی دنیا کو بہت ضرورت ہے۔"

(ON GETTING MARRIED)

حرفِ آخر

حضرات کرام! اب میں اپنی تقریر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے اور روح پرور الفاظ پر ختم کرتا ہوں۔ جس میں آنحضرت صلعم کے ذریعہ پیدا ہونے والے انقلاب کی عظمت و شان کو بیان کیا گیا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

[illegible] اور وہی تھا کہ دنیا کسی نبی کی [illegible] حضرت [illegible] ہر ایک [illegible] حضرت صلعم کی [illegible] آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث ہوئے [illegible] فرما ہوئے [illegible] کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا۔ اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپ نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا جب کہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہِ راست اختیار کر چکے تھے۔ اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا۔ اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنا دیا۔ اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی۔ اور سچے خدا سے اُن کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکروں کی طرح ذبح کئے گئے۔ اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے۔ مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا۔ بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدمِ ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم وہی تھے۔ جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے۔ اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں۔ اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی۔"

(لیکچر سیالکوٹ نومبر ۱۹۰۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دین کا پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اِک معجزہ
معنیٔ رازِ نبوت ہے اِسی سے آشکار
نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اِک نور تھے
قومِ وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم) نیز فرمایا:-

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں عجیب ماجرا گزرا۔ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دُنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دِکھلائیں کہ جو اُس اُمی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ۔"

(برکات الدعاء صفحہ ۵)

سچ ہے ؎

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام
عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکَ السَّلَام

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانٖ

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ
الْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

قرار دادِ تعزیت منجانب لجنہ اماء اللہ کیلگری (کینیڈا)

بر وفاتِ حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ نوّر اللہ مرقدھا

آج لجنہ کیلگری اپنے ہنگامی اجلاس میں حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہؓ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی المناک اور حسرت آیات وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ کسی صورت بھی یہ یقین نہیں آتا کہ ہماری پیاری حضرت بیگم صاحبہؓ اب ہم میں نہیں ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ہم سب کے دل آپ کی افسوسناک وفات پر دُکھ اور درد سے لبریز ہیں۔

آپؓ ایک طرف حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نہایت پیاری بیگم صاحبہ تھیں۔ دوسری طرف حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیاری دُختر نیک اختر تھیں۔ [illegible] لحاظ سے حضرت مسیح پاک علیہ السلام سے آپؓ کا دُہرا رشتہ تھا۔ آپؓ نے ساری زندگی [illegible] کی ابتداء سے لے کر اپنے آخری دموں تک جماعتِ احمدیہ کی خواتین کے لئے ایک ایسا اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا جس کی نظیر ممکن نہیں۔ آپؓ نے قرآنِ پاک کے حکم پردہ کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا اور احمدیت اس پر فخر کرتی رہے گی۔

آپؓ کی اچانک وفات سے جو دُکھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، آپؓ کے بچوں، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کو پہنچا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اس زخم پر مرہم [illegible] حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہؓ کی وفات سے جماعت میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پُر ہونا ناممکن ہے۔

ہم ممبرات لجنہ کیلگری اس انتہائی غم اور دُکھ کے موقع پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ [illegible] اور خاندانِ مقدس کی خدمت میں دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح پاک علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہؓ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

بُلانے والا ہے سب سے پیارا ☆ اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

غمگساران:- ممبرات لجنہ اماء اللہ کیلگری۔

مُرسلہ:- بشریٰ باری صدر لجنہ کیلگری (کینیڈا)

منقولات

جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر چنیوٹ اور اس کے گرد و نواح کے مولویوں، طلباء اور دیگر [illegible] نے غلیظ گالیوں، دلآزار نعروں اور اشتعال انگیز تقریروں کے ساتھ جس دریدہ دہنی اور اخلاق باختگی کا مظاہرہ کیا اس سے بیزاری اور لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے ایک غیر از جماعت دوست کا خط مدیر محترم ہفت روزہ "لاہور" کے نام:-

میلاد النبیؐ کا جلوس

مکرمی۔ سلام مسنون! میں دریا خاں کا رہنے والا ہوں۔ اور کچھ عرصہ سے ربوہ کی پہاڑیوں کی پتھر روڑی کے کاروبار کے سلسلہ میں میرا دن کا اکثر حصہ ربوہ میں اور رات چنیوٹ میں گزرتی ہے۔ پچھلے دنوں جب کچھ لوگوں نے ربوہ میں میلاد النبیؐ کا جلوس نکالا تو میں بھی ثواب کی خاطر اس میں شامل ہو گیا۔ یہ جلوس گدھا گاڑیوں پر نکالا گیا تھا۔ جلوس والوں نے ہاتھوں میں میلاد النبیؐ کے مقدس جھنڈے اُٹھائے ہوئے تھے۔ اور اس کی قیادت چنیوٹ کے ایک ایڈووکیٹ ملک رب نواز۔ مولوی [illegible] اللہ دتہ بابا۔ شبیر عثمانی اور حضرات وغیرہ اور چنیوٹ کی جمعیت طلبہ کے سیکرٹری صاحب کر رہے تھے۔ [illegible] مقامی شہریوں کے خلاف گلے پھاڑ پھاڑ کر اشتعال انگیز نعرے لگائے۔ اور درود شریف کا ورد کرنے کی بجائے نام لے لے کر انہیں گالیاں دینے پر صرف کیا۔ ربوہ کے گولبازار میں مقامی شہریوں کا جلسہ سیرۃ النبیؐ ہو رہا تھا۔ اس کے قریب پہنچتے ہی جلوس والوں نے اپنے لاؤڈ سپیکروں کا رُخ جلسہ کی طرف پھیر کر جماعت احمدیہ کے بانی کا نام لے لے کر غلیظ گالیاں دیں۔ اور سامان لُوٹ لیا۔ حیرانی کی بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ انتظامیہ کی موجودگی میں ہوا۔ اور کسی نے [illegible] نہیں ٹوکا۔ میں نے آگے بڑھ کر جلوس کی قیادت کرنے والے ایک مولوی صاحب سے جب یہ کہا کہ

یہ جلوس حضور پاکؐ کے نام پر نکالا گیا ہے۔ اس میں اس قسم کی اشتعال انگیزی [illegible] نہیں چاہیئے۔ [illegible] بھی مرزائی۔ مرزائی کے آوازے کسے گئے۔ اور میں جان بچا کر بھاگ نکلا۔

حالانکہ مجھے اس جماعت کے عقائد کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں ـــ میں یہ ضرور کہوں گا کہ [illegible] شہریوں نے کمال صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ یا دوسرے لفظوں میں مقامی انتظامیہ نے ان دشمنانِ امن کو اس قسم کی کھلی چھٹی دے کر اُن کے صبر و تحمل کا بہت امتحان لیا۔ میرے خیال میں تو ملک کے داخلی امن کو تہ و بالا کرنے کے بدخواہ کسی نے مذہبی یا سیاسی کیسا ہی لبادہ پہن رکھا ہو ـــ ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہیئے۔ (باقی دیکھیں ...)

بڑے بڑے فتنے اسی قسم کی کوتاہیوں سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ اور ملک ان دنوں جن حالات سے گزر رہا ہے ان حالات میں ایسی حرکتیں صرف اُس کے دشمنوں ہی کے ہاتھ مضبوط کر سکتی ہیں۔

خاکسار۔ محمد فضل خان۔ از چنیوٹ

قسط دوم

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۱ء

حضورؑ کی نرم مزاجی

حضورؑ کا مزاج نیک اثر پیدا کرنے والا تھا۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔ پندرہ روز عیسائی ڈپٹی عبداللہ آتھم سے حضورؑ کا مباحثہ ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں ہوا۔ ختم ہونے پر کرنل الطاف حسین خان صاحب ساتھ آئے۔ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت صاحبؑ سے علیحدگی میں ملنا چاہتا ہوں۔ کرنل صاحب کوٹ پتلون پہنے ڈاڑھی مونچھ منڈوائے ہوئے تھے۔ میں نے کہا اندر چلے جائیں۔ ہم کسی کو نہ آنے دیں گے۔ پوچھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ آدھ گھنٹے کے بعد کرنل صاحب آئے اور ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے کیا باتیں کیں جو ایسی حالت ہے؟ کہنے لگے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت صاحبؑ اپنے خیال میں بورئیے پر بیٹھے ہوئے تھے لیکن بورئیے پر حضورؑ کا گھٹنا ہی تھا اور باقی زمین پر بیٹھے ہیں۔ اور حضورؑ نے یہ سمجھا کہ غالباً میں بورئیے پر بیٹھنا پسند نہیں کرتا۔ اس لئے اپنی پگڑی بورئیے پر بچھا دی۔ اور فرمایا کہ آپ یہاں بیٹھیں! یہ حالت دیکھ کر میرے آنسو نکل پڑے۔ اور میں نے عرض کی کہ اگرچہ میں ولایت میں عیسائیت قبول کر چکا ہوں۔ مگر اتنا بے ایمان نہیں ہوں کہ حضورؑ کی پگڑی پر بیٹھ جاؤں۔ حضورؑ فرمانے لگے، کچھ مضائقہ نہیں۔ آپ بلا تکلف بیٹھ جائیں۔ میں پگڑی کو ہٹا کر بورئیے پر بیٹھ گیا۔ اور میں نے اپنا حال سنانا شروع کیا۔ کہ میں شراب بہت پیتا ہوں۔ اور دیگر گناہ بھی کرتا ہوں۔ خدا رسولؐ کا نام نہیں جانتا لیکن میں آپؑ کے سامنے اس وقت عیسائیت سے توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہوں۔ مگر جو عیوب مجھے لگ گئے ہیں ان کو چھوڑنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ حضورؑ نے فرمایا، استغفار پڑھا کرو۔ اور پنجگانہ نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ جب تک میں حضورؑ کے پاس بیٹھا رہا میری حالت دگرگوں ہوتی رہی۔ اور میں روتا رہا۔ اور اسی حالت میں اقرار کر کے کہ میں استغفار اور نماز ضرور پڑھا کروں گا۔ آپؑ کی اجازت لے کر آگیا۔ وہ اثر اب تک میرے دل پر ہے ——!!

حضرت منشی صاحبؓ بیان کرتے تھے کہ پھر دو تین سال بعد کرنل صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ میں اب بھی استغفار اور نماز پڑھتا ہوں۔ اور قرآن شریف بھی۔ مجھے خوشی ہے کہ میں نے ایک دفعہ پچاس روپے حضورؑ کی خدمت میں بھیجے جو حضورؑ نے قبول فرمائے۔ (الحکم ۲۱ فروری و ۷ اپریل ۱۹۴۳ء)

(اصحاب احمدؑ جلد چہارم۔ طبع اوّل صفحہ ۹۸، ۹۹)

حضورؑ کی مخالفت اور حضورؑ کا عفو

حضور علیہ السّلام کی شدید مخالفت اور حضورؑ کے عفو اور درگزر کے بہت سے واقعات میں سے چند ایک پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ ابتداء میں مسجد مبارک میں جانے کا ایک ہی راستہ تھا۔ جو چھتی ہوئی گلی میں ہے۔ حضورؑ کے شدید مخالف چچا زاد بھائیوں نے ایک دیوار کھڑی کر کے اس راستہ کو بند کر دیا۔ ایک لمبے مقدمہ میں یہ ثابت ہوا کہ دیوار والی جگہ کی ملکیت میں حضرت مرزا صاحبؑ کا بھی اشتراک ہے۔ سو آپؑ کی رضامندی کے بغیر وہاں دیوار نہیں بنائی جا سکتی تھی۔ یہ دیوار گرائی گئی۔ بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اس کے گرائے جانے تک بیمار، ضعیف اور کمزور نظر افراد کو خصوصاً موسم برسات میں ایک لمبے راستہ سے پانچوں وقت کی آمد و رفت میں کس طرح ٹھوکریں کھانا پڑتی ہوں گی۔

۲۔ حضورؑ کسی دشمن کے متعلق بھی پسند نہیں کرتے تھے کہ اُسے تکلیف پہنچے۔ اس دیوار والے مقدمہ کے فیصلہ میں اخراجات مقدمہ بھی حضورؑ کو دلائے گئے تھے۔ حضورؑ کے وکیل نے یہ دیکھ کر کہ یہ تنفیذ کا معاملہ زائد المیعاد نہ ہو جائے، اخراجات کی وصولی کے لئے درخواست دے دی۔ بیلف وصولی کے لئے پہنچا تو حضورؑ کے اس چچا زاد بھائی کا خط حضورؑ کو گورداسپور پہنچا کہ بیلف وصولی کے لئے پہنچا ہے اور میرے پاس روپیہ نہیں۔ اب سامان کی قرقی ہو کر بے عزتی ہو گی۔ حضورؑ نے اپنے وکیل سے کہا کہ مجھے بھی معلوم تھا کہ کیا فیصلہ ہوا ہے۔ میں نے تو وصولی کے لئے درخواست دینے کو نہیں کہا تھا۔ آپ نے کیوں درخواست دی۔ حضورؑ نے فوراً اپنے اس چچا زاد بھائی کو چٹھی بھجوائی کہ یہ رقم کبھی وصول نہ کی جائے گی۔ یہ خط لے کر ایک شخص قادیان آیا۔ اور آپؑ کے چچا زاد بھائی چند میل پر موضع مسانیاں گئے ہوئے تھے، وہاں خط پہنچایا۔ تب حضورؑ کو اطمینان ہوا۔

۳۔ حضورؑ کے چچا زاد بھائیوں نے غیر مسلموں کے ذریعہ ڈھاب میں سے مٹی لینے والے احمدیوں کو مارا پیٹا۔ حملہ آوروں پر پولیس کی طرف سے فوجداری مقدمہ ہوا۔ جس میں یہ بات ثابت ہو گئی کہ ملزموں نے واقعی جرم کیا ہے۔ تو فیصلہ سنانے کی تاریخ ملی۔ تو ان ملزمان نے حضورؑ سے معافی طلب کی۔ حضورؑ نے معاف فرما دیا۔ اور حضرت عرفانی صاحبؓ سے فرمایا کہ جا کر عدالت سے کہہ دیں کہ میں نے ان کو معاف کر دیا ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ یہ مقدمہ فوجداری ہے۔ اس میں مدعی پولیس ہے۔ فرمایا کہ میری طرف سے یہ کہہ دیا جائے۔ چنانچہ فیصلہ سنانے کے لئے عدالت سے آواز پڑی تو حضرت عرفانی صاحبؓ نے حضورؑ کا یہ پیغام دے دیا۔ مجسٹریٹ نے بھی یہی بات کہی۔ لیکن عرفانی صاحبؓ نے کہا کہ میرے عرض کرنے پر بھی حضورؑ نے فرمایا تھا کہ میں یہ بات پہنچا دوں کہ حضورؑ نے ان ملزموں کو معاف کر دیا ہے اس پر مجسٹریٹ بہت متاثر ہوا۔ اور اس نے ملزموں کو سختی سے ڈانٹا کہ (حضرت) مرزا صاحبؑ نے سزا سنائے جانے کے وقت بھی معاف کر دیا۔ تم ایسے لوگوں کو تنگ کرتے ہو۔ چونکہ انہوں نے معاف کر دینے کا پیغام بھیجا ہے اس لئے میں سزا نہیں دیتا۔

۴۔ ڈاکٹر مارٹن کلارک کی طرف سے حضورؑ پر مقدمہ دائر ہوا کہ حضورؑ نے اُسے قتل کرانے کے لئے ایک شخص کو بھیجا ہے۔ جس نے یہ گواہی دی۔ اس اقدام قتل کے مقدمہ میں ایک بااثر مولوی کی گواہی ہوئی۔ اس کی گواہی کو کمزور ثابت کرنے کے لئے حضورؑ کے وکیل نے اس کی والدہ کے بارے میں پوچھا کون تھی، وہ بازاری عورت تھی۔ حضورؑ نے فوراً اپنے وکیل کو روک دیا۔ اور کہا کہ اس میں اس کا کیا قصور تھا۔

۵۔ حضورؑ کسی شدید مخالف کی تکلیف پر بھی خوش نہ ہوتے تھے۔ چنانچہ قادیان میں ایک غیر مسلم نے ایک اخبار نکالا۔ اور سلسلہ احمدیہ کے خلاف سخت کلامی کی۔ حضورؑ نے ایک کتاب لکھی اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ایسا نہیں کر سکتا۔ کہ ہمارے ہمسایہ میں رہ کر بدزبانی کریں اور بچ جائیں۔ پھر ان لوگوں میں طاعون پھیلی۔ اور اس اخبار کے سارے کارکن اس سے مر گئے لیکن اخبار کا مالک بچ رہا۔ ہم ان لوگوں کو دیکھنے جاتے تھے۔ پھر اس مالک کو بھی طاعون ہوئی۔ ہم دیکھنے گئے۔ اُسے چارپائی سے زمین پر لٹا دیا گیا تھا جیسا کہ مرتے وقت یہ لوگ کرتے ہیں۔ پھر وہ اچھا ہو گیا۔ اور اُسے پھر پلنگ پر لٹا دیا گیا۔ اور وہ باتیں کرنے لگ گیا۔ کسی نے ہم سے کہا کہ آپ کی یہ مراد پوری نہیں ہو گی کہ یہ مرے۔ کسی نے شکایت کی کہ یہ ان لوگوں کو مرتے دیکھنے جاتے ہیں۔ تو حضورؑ نے بلوا کر فرمایا کہ آپ کیوں جاتے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ایک خیانت کرنے والے کی موت کا مجھے ابھی الہام ہوا ہے۔ سو اب جا کر دیکھو۔ دیکھا تو وہ مر چکا تھا اور ماتم ہو رہا تھا۔ ہم نے ایک قسم کی خوشی کی۔ اس کا علم ہونے پر حضورؑ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ میرا ایک آدمی مر گیا ہے اور تم خوشی کرتے ہو!؟ اور مطلب یہ تھا کہ میں تو اس کے اسلام لانے کا خواہاں تھا۔

(اصحاب احمدؑ جلد چہارم طبع اوّل صفحہ ۱۱۲)

۶۔ ایک اور واقعہ سنئے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح عوام مُلّانوں کے فتووں کو نظر انداز کر کے حضور علیہ السلام کے دیدار کے مشتاق تھے۔ لیکن مُلّاؤں کے زیر اثر کس طرح بعض لوگ انسانیت کے خلاف حرکتوں پر آمادہ ہو جاتے تھے۔

سیالکوٹ وہ مقام ہے کہ اپنے والد ماجد کے پیہم اصرار پر حضورؑ نے سرکاری ملازمت قبول کر لی تھی۔ ان کئی سالوں کے حالات کا مشاہدہ اسی محلہ میں رہنے والے شمس العلماء میر حسن صاحب کی زبانی بیان ہوا ہے جو علامہ اقبال کے استاد تھے۔ میر صاحب بعد میں قادیان بھی حضورؑ کی ملاقات کے لئے آئے تھے۔

میر صاحب کا بیان ہے کہ حضورؑ دفتر کے وقت کے علاوہ سارا وقت قرآن مجید کے پڑھنے اور عبادت کرنے میں گزارتے تھے۔ بے حد دینی غیرت رکھتے تھے۔ جن کو دفتری کام ہوتا تھا، جیسا کہ یہ طریق ہے ضرورت مند مکان پر آپ کو ملنے آتے۔ آپؑ ان کو وہاں آنے سے روکتے۔ اور یہ کہلوا دیتے کہ دفتر میں ہی ملیں۔ ایک نامی انگریز پادری سے مذہبی گفتگو کرتے تھے جو آپؑ کا بہت قدردان تھا۔ خود علامہ میر حسن صاحب کا کہنا تھا کہ ہم نے حضرت مرزا صاحبؑ کی قدر نہیں پہچانی۔

حضرت مرزا صاحبؑ مع اہل و عیال و جماعت سیالکوٹ کی دعوت پر لاہور سے سیالکوٹ ۱۹۰۴ء میں تشریف لے گئے۔ وہاں کے مخالف علماء آپ کی آمد سے ایک ہفتہ پہلے سے یہ وعظ کر رہے تھے کہ کوئی شخص (حضرت) مرزا صاحبؑ کو دیکھنے ریلوے سٹیشن پر نہ جائے۔ ورنہ اُس کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی۔

سُورج غروب ہونے پر وہاں ٹرین پہنچی۔ ان مخالفتوں کے باوجود لوگ کھچے چلے آتے تھے۔ بھاری مجمع نے آپ کے درشن کئے۔ حکام، پولیس وغیرہ کی طرف سے پختہ انتظام تھا۔

ورنہ جانی نقصان ہوتا حضورؑ گھوڑا گاڑی میں سوار ہو کر سٹیشن سے حضورؑ کے جائے قیام تک سارے مکانوں اور دکانوں کی چھتوں پر اور سارے بازار میں انسان ہی انسان نظر آتے تھے اور لوگ حضورؑ کے دیدار کے لئے بھاگے جا رہے تھے۔

ایک روز مصروفیت کی وجہ سے حضورؑ باہر تشریف نہ لا سکے تو زیارت کرنے والے بہت بے تاب ہوئے کوچہ سے لے کر بازار تک اور مسجد اور مکانوں کی چھتوں پر آدمی ہی آدمی تھے عرض کرنے پر حضورؑ ایک منٹ کے لئے بالاخانہ کے دریچہ میں کھڑے ہوئے اور لوگوں نے آپؑ کے درشن کئے پبلک جلسہ کے لئے روانگی کے وقت حضورؑ باہر تشریف لائے ملاقات کرنے والے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے مصافحہ کرنے والوں کو روک دیا گیا تھا۔ حضورؑ گھوڑا گاڑی میں جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستہ کے تمام در و دیوار اور کوٹھے عورتوں اور مردوں سے لدے ہوئے تھے اور راستہ میں کھڑے ہوئے لوگ گاڑی کے ساتھ بھاگ رہے تھے۔ راستہ میں مخالف وعظ کر رہے تھے گالیاں بھی دی جاتی تھیں اور اس جلسہ میں شمولیت سے روکا جاتا تھا لیکن لوگ برابر دوڑے جاتے تھے ایک یوروپین پولیس افسر نے مخالفین سے کہا کہ مرزا صاحب تو ہمارے مذہب کے خلاف کہہ رہے ہیں مخالفت تو چاہیئے کہ ہم کریں لیکن تم کر رہے ہو حالانکہ وہ اسلام کو زندہ اور سچا مذہب ثابت کر رہے ہیں

حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں کہ علماء نے آپ پر کفر کے فتوے لگائے۔ اور ڈھنڈورے پیٹے گئے اور اشتہاروں اور اعلانوں کے ذریعہ یہ پروپیگنڈہ کیا گیا کہ جو شخص مرزا صاحب کی تقریر سننے جائے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا لوگ اس فتویٰ کے باوجود تقریر سننے کے لئے گئے مولوی اشتہار بانٹتے تھے اور لوگوں کو پکڑ پکڑ کر کہتے تھے کہ دیکھو اس میں کیا لکھا ہے تو لوگ یہ کہہ کر آگے چلے جاتے کہ نکاح کا کیا ہے نکاح تو پھر سوا روپیہ دے کر ہم پڑھا لیں گے لیکن مرزا صاحب شاید دوبارہ یہاں نہ آئیں۔

سیالکوٹ کے قیام میں بکثرت لوگوں نے احمدیت قبول کی غالباً حضورؑ کی اسی مقبولیت اور عظیم کامیابی سے جل بھن گئے ہوں گے اس لئے مخالفت میں مخالفین غیر اسلامی طریق و غیر انسانی طوروں پر اتر آئے یہاں تک کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری جیسے شدید مخالف نے اپنے اخبار "اہلحدیث" میں لکھا کہ افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں نے اپنے اسلامی اخلاق کو بالائے طاق رکھ دیا ہے

گاڑی کے وقت پرہ باندھ کر وہ کھڑے ہو گئے اور مرزا صاحب کی مستورات کے سامنے جوشِ جنون میں ننگے ہو کر وہ ناچنے لگے۔

سیالکوٹ سے واپسی کے موقعہ پر سلطان نامی ایک حافظ نے بدمعاشوں کے مشورے سے اپنے قرآن مجید پڑھنے والے شاگردوں کو راکھ اور اینٹیں جھولیوں میں بھروائیں جو دکانوں کی چھتوں پر سے حضورؑ کی گاڑی پر پھینکی گئیں ایک گاڑی کا ایک شیشہ ٹوٹ گیا۔ حضورؑ کو الوداع کہہ کر آنے والوں پر اینٹیں پھینکی گئیں ایک بوڑھے بزرگ نے اینٹیں پھینکے جانے پر ایک دکان میں پناہ لی اور پولیس نے آکر لوگوں کو منتشر کیا۔

اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں کو عبرتناک سزا دی چند ہی دن بعد یہ حافظ سلطان بیمار ہوا ایک مشہور حکیم صاحب کو دکھایا گیا انہوں نے کہا کہ یہ شدید قسم کی نمونیہ والی پلیگ میں مبتلاء ہوا ہے جو اس کے سامنے کھڑا ہو کر بات کرے گا وہ بھی مر جائے گا سو وہ مرا اس کو نہلانے والا مرا جو شخص اس کا حال پوچھنے آیا وہ مرا اور طاعون سے اس کے خاندان اٹھائیس تیس افراد لقمۂ اجل بنے۔

(الحکم ۱۰ر نومبر تا ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۴ء و الفضل ۱۹ر مارچ ۱۹۶۳ء و اصحاب احمد جلد اوّل صفحہ ۱۸۲ تا ۱۸۴)

حضورؑ کا صبر و تحمل

حضورؑ کا صبر و تحمل عدیم المثال تھا اور حضور اپنی جماعت کو بھی اس کی تلقین فرماتے تھے چنانچہ

۱۔ لاہور کے قیام میں ۱۸۹۲ء میں حضور علیہ السلام کی مجلس میں مخالفین بھی آتے تھے ایک دفعہ ایک شخص نے نہایت ناپاک اور گندے الفاظ سے آپؑ کو مخاطب کیا اور بہت گالیاں دیں حضورؑ خاموش رہے احباب سختی کا سلوک کرنا چاہتے تھے لیکن حضورؑ نے منع فرما دیا اور وہ شخص بکواس کرتے کرتے خود ہی خاموش ہو گیا اس وقت حضورؑ کے چہرہ پر ملال کے کوئی آثار نہ تھے حضورؑ نے اس کے خاموش ہونے پر فرمایا

"بھائی! کچھ اور بھی کہہ لے"

یہ الفاظ سن کر اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور وہ گڑگڑا کر آپ کے پاؤں پر گر پڑا اور اس نے معافی طلب کی اور کہنے لگا کہ مجھ سے سخت نادانی ہوئی۔ میں حضور کے مرتبہ کو نہیں پہچانتا تھا۔ میری توبہ!

ایک معزز ہندو نے جو اس مجلس میں موجود تھا۔ حضورؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک احمدی سے کہا کہ یہ شخص مجھے ناکام ہونے والا معلوم نہیں ہوتا۔ یہ دنیا کو جیت جائے گا اور یہ بھی کہا کہ حضرت مسیحؑ کے تحمل اور بردباری کا حال میں نے کتابوں میں پڑھا تھا مگر مرزا صاحبؑ کا نمونہ اس سے کچھ کم نہیں۔

۲۔ انہی ایّام میں ایک دفعہ حضورؑ مسجد سے نماز پڑھ کر تشریف لا رہے تھے کہ ایک دیوانہ نے جو اپنے تئیں مہدی کہتا تھا حضورؑ پر حملہ کر دیا۔ ایک احمدی ڈپٹی پولیس انسپکٹر اور اُن کے بھائی اور احمدی دوستوں نے جو ساتھ تھے اُسے پکڑ لیا تا اُسے سزا دیں مگر حضورؑ نے منع کیا اور فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہ عاجز ہے۔

(اصحاب احمد جلد اوّل ص ۸۳ و ص ۸۴)

حکّام کے بارے رویّہ

حضور حکّام کا احترام کرنے اور ان سے تعاون کرنے کی تلقین فرماتے تھے چنانچہ

۱۔ حضرت مولوی برکت علی صاحب شملوی نے بیان کیا کہ منارۃ المسیح کی تعمیر پر قادیان کے غیر مسلم افراد نے درخواست دی کہ تعمیر کی اجازت نہ دی جائے۔ اطلاع ملی کہ تحصیلدار علاقہ موقعہ دیکھنے آئیں گے تو حضورؑ نے فرمایا کہ چاہیئے احباب اُن کا استقبال کریں اور اُن کو موقعہ دکھا دیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہے کہ منارہ ضرور تعمیر ہو گا اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ (الفضل ۹ر جنوری ۱۹۴۰ء)

۲۔ حضورؑ کے زمانہ میں گورنر پنجاب سے دوسرے نمبر پر فنانشل کمشنر کا عہدہ تھا حضور کے انتقال سے دو ماہ پہلے ایسا بڑا حاکم پہلی بار قادیان آنے والا تھا حضورؑ کے دو صاحبزادگان اور بعض احباب نے گھوڑوں پر ایک میل باہر جا کر مسٹر جینز ولسن کا استقبال کیا ریتی چھلّہ کو ان کے خیموں اور ڈیرہ کے لئے صاف کروا کر ایک دروازہ بنایا گیا جس پر WELCOME لکھا گیا تھا اور اندر کے حصہ میں دو رویہ پھولوں کے گملے رکھے گئے تھے اور جو بو کر سبزہ زار بنایا گیا تھا۔ سرکردہ احمدی احباب اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نے استقبال کیا احباب کا تعارف کرایا گیا کھانے کی دعوت دی گئی۔ ڈپٹی کمشنر مسٹر کنگ نے حضورؑ سے ملاقات کے شکریہ کے ساتھ اس دعوت کے قبول کرنے کا اظہار کیا اور اس سکول کا معائنہ بھی کیا ایک وقت اعلیٰ کھانا بھجوایا گیا۔

حضورؑ چند احباب سمیت کمشنر صاحب کی ملاقات کے لئے تشریف لے گئے جنہوں نے آگے آکر حضورؑ کا استقبال کیا خیمہ میں پون گھنٹہ کی ملاقات ہوئی جن میں حضورؑ نے اسلام کی خوبیاں اور احمدیت کے مقاصد بیان کئے اور بتایا کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ غلط ہے کہ کوئی خونی مہدی آئے گا اور یہ بھی واضح کیا کہ اسلام پر یہ الزام مخالفین کا خود تراشیدہ ہے کہ اسلام تلوار سے پھیلا ہے۔ پہلے بھی اسلام آسمانی نشانات اور قوی دلائل سے پھیلا ہے اور اب بھی اسی طرح پھیلے گا کمشنر صاحب نے دنیوی باتیں کرنا چاہیں حضورؑ نے فرمایا آپ دنیوی حاکم ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دین کے لئے روحانی حاکم بنایا ہے جس طرح آپ کے وقت کاموں کے لئے مقرر ہیں اسی طرح ہمارے کام بھی مقرر ہیں اب ہماری (مغرب کی) نماز کا وقت ہو گیا ہے حضورؑ اُٹھ کھڑے ہوئے اور کمشنر صاحب خوش خوش ساتھ آئے اور ٹوپی اُتار کر سلام کر کے الوداع کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص ۵۲۶ و ص ۵۲۷ و اصحاب احمد جلد دوم ص ۴۸۲ و ص ۴۸۳)

(باقی)

گورنر پنجاب عزت مآب جناب امین الدین احمد خان صاحب

سے

جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۳/۱۶ ۸۲ کو گورنر پنجاب جناب امین الدین احمد خان صاحب سے ملاقات کے لئے جماعت کا مرکزی وفد چنڈی گڑھ روانہ ہوا وفد مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعلیم خاکسار شریف احمد امینی ناظر امور عامہ پر مشتمل تھا مقررہ وقت پر ٹھیک گیارہ بجے ملاقات عمل میں آئی۔ ملاقات کے دوران محترم جناب گورنر صاحب سے بعض جماعتی مسائل کے بارہ میں گفتگو ہوئی انہوں نے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا ہے نیز وفد سے مل کر خوشی کا اظہار کیا۔ ملاقات کے بعد اُسی روز شام کو وفد بخیریت دار الامان واپس پہنچ گیا۔

ناظر امور عامہ قادیان

اخبار بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا جماعتی فرض ہے

قدرت، رحمت اور فضل کا نشان سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

از مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر انچارج احمدیہ مسلم مشن سپین

انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہوشیارپور جو پہاڑ کے دامن میں ایک شہر ہے چالیس روز تک چلّہ کیا۔ حضور اقدس شیخ مہر علی صاحب کی حویلی میں خلوت اور علیحدگی میں دوسری منزل کے ایک کمرہ میں عبادتِ الٰہی ریاضت، مجاہدہ اور عاجزانہ دعاؤں میں مشغول رہے آپ نے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا نشان طلب کیا جس سے دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے حضور علیہ السلام کی تضرعات کو سنا اور بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ پیدا ہوئے جس رنگ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کے حقائق اور معارف بیان فرمائے ہیں ان کی بدولت تا قیامت حضور کی یاد زندہ اور تازہ رہے گی اور دینِ اسلام کا شرف ظاہر ہوتا رہے گا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم ارفع افضل اور اعلیٰ مرتبہ کو جس رنگ میں آپ نے قولاً و فعلاً ظاہر فرمایا اُسے دیکھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے "مقامِ محمود" کو دُنیا بھر نے تسلیم کر لیا ہے

یا صدقِ محمد عربی ہے یا احمد ہندی کی ہے وفا
باقی تو پرانے قصے ہیں زندہ ہیں یہی دو افسانے

اگر سیدنا حضرت احمد قادیانی کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے "مقامِ احمدیت" کا ظہور ہوا اور سراجِ منیر کے نور کو بدرِ کامل کے ذریعہ مخلوقِ خدا نے اپنی آنکھوں سے اُس کا مشاہدہ کیا تو سیدنا محمود کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے "مقامِ محمود" کو بھی پا لیا دنیا اب آپ کے نائب سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ کے وجود انور کے ذریعہ اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا شاندار غلبہ اسلام کا نظارہ دیکھ رہی ہے۔ زمین سیدنا حضور انور ناصر الدین فاتح الدین کے وجودِ مسعود کے طفیل اپنے رب کے نور سے منور ہو رہی ہے اور انشاء اللہ لنبشرنک بغلام نافلة لک کی پیشگوئی کے مطابق یہ سیدنا حضرت مصلح موعود کا ہی زمانہ ہے جبکہ مسیح موعودؑ کا زمانہ درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی زمانہ تھا حقیقت تو یہ ہے یہ سب نورِ محمدؐ ہی کا معجزہ اور کرشمہ ہے ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

کُلّ برکۃٍ من محمدٍ
صلی اللہ علیہ وسلم
فتبارک من علّم وتعلّم

سیدنا محمود اولوالعزم تھے حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر تھے آپ بیان فرمایا کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے تو آپؓ نے تنِ تنہا سیدنا حضرت اقدسؑ کی نعش کے قریب کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے عہد کیا کہ بفرضِ محال اگر ساری دنیا بھی حضرت اقدس کو چھوڑ دے تب بھی آپ اکیلے ہی اپنی ساری زندگی آپ کی لائی ہوئی تعلیم اور تبلیغ کو ساری دنیا میں پہنچائیں گے خواہ اس راہ میں آپ کو ہر قسم کی قربانی دینی پڑے۔

ہم گواہ ہیں کہ آپ نے اس عہد کو پورا کر کے دکھایا آپ کا سب سے بڑا کارنامہ خلافتِ احمدیہ کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرنا ہے کیونکہ قدرت اپنے وعدوں کے مطابق منہاجِ نبوت پر قائم ہوئی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقدس وجود اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت کا نشان تھا اور آپ کے بعد خلافت دائمی ہے آنے والے خلفاء قدرتِ ثانیہ کے مظہر ہوں گے۔ خلافتِ ثانیہ کے وقت جو عظیم فتنہ اُٹھا وہ ایک عظیم زلزلہ تھا۔ اگر اہلِ پیغام اس میں کامیاب ہو جاتے (جیسے کہ ان کا اعلان تھا کہ ۹۵ فی صد جماعت ہمارے ساتھ ہے وقتی طور پر جماعت پر ابتلاء آیا عمائدین انجمن احمدیہ قادیان سے چلے گئے اور ایک الگ جماعت قائم کر لی اور خلافت سے منکر ہو گئے) تو آج نعوذ باللہ جماعت کامیاب نہ ہوتی یہ سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود کی دلی دعا اور دلی تڑپ ہی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ہدایت پر قائم رکھا اور استقامت اور استقلال میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا چنانچہ آج ہم خلافتِ راشدہ کے نتیجے پھل کھا رہے ہیں۔ آیتِ واعدہ کا نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ خلافتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کا بہاری انعام ہے۔ الٰہی برکتوں الٰہی رحمتوں اور بے شمار الٰہی فضلوں کی موسلا دھار بارش جس سے احمدیت کا چمن میٹھے پھلوں اور خوبصورت پھولوں سے اپنی بہار دکھا رہا ہے اور حسن اور احسان میں اپنی نظیر نہیں رکھتا ہم سب احمدیوں اور سچے احمدی کا فرض ہے خلافت سے گہری وابستگی عقیدت محبت رکھے اور رب کریم کے نور سے ہر لحظہ منور ہوتا رہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے پیارے لختِ جگر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد نے اپنی جماعت سے انتہائی محبت اور پیار سے پیغامِ احمدیت کا درخشندہ تحفہ دیا ہے۔

اے ہمارے قادر و توانا خدا ہم میں سے ہر ایک کو محض اپنے فضل و رحم سے احمدیت کا چمکتا ستارہ بنا دے۔ اے اللہ تو ہمیں اپنی اور اپنے خلیفہ کی سچی محبت عطا فرما آمین۔

مولانا عبد الکریم صاحب شاہد آف کاٹھگڑھی وفات پا گئے

اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس ہے کہ مکرم مولانا عبد الکریم خان صاحب شاہد کاٹھگڑھی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۰/۳/۸۲ بروز ہفتہ رات پونے دس بجے میو ہسپتال (لاہور میں) وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ رات ہی کو مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب پیپلز شاہنواز میڈیکل سٹورز لاہور ربوہ لے گئے۔ جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اگلے روز بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے دعا کرائی۔

مکرم مولانا صاحب مرحوم ۱۹۶۶ء سے کینسر کے موذی مرض میں مبتلا تھے اس دوران مسلسل آٹھ روز تک بے ہوش بھی رہے مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی دعاؤں اور علاج معالجہ کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے اس وقت موصوف کو معجزانہ طور پر صحت عطا فرمائی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

خاکسار: عبد المالک نائندہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور

دو درویش بھائیوں کی علالت

(۱) مکرم چوہدری محمد احمد صاحب درویش پر مورخہ ۱۲/۳/۸۲ کو ہائی بلڈ پریشر کا شدید حملہ ہوا اسی کے ساتھ سانس لینے میں دشواری اور بندشِ پیشاب کی تکلیف بھی ہو گئی تھی مقامی علاج معالجہ سے بلڈ پریشر تو کنٹرول ہو گیا مگر سانس لینے میں دشواری اور پیشاب میں رُکاوٹ جاری رہی مورخہ ۱۸/۳/۸۲ کو سول ہسپتال (قادیان) کے انچارج ڈاکٹر صاحب کے مشورہ سے امرتسر ہسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں مختلف ٹیسٹ ہونے کے بعد تشخیص ہوئی ہے کہ پراسٹیٹ گلینڈز بڑھ گئے ہیں جن کا شاید ایک دو روز میں آپریشن ہو گا۔

(۲) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش مورخہ ۸/۲/۸۲ کو اپنی بیٹھک پر مرمت کے دوران بوسیدہ حصہ کے گرنے کی وجہ سے خود بھی نیچے گر گئے جس کی وجہ سے گردن پر شدید چوٹ آئی مقامی علاج معالجہ کے بعد مورخہ ۹/۲/۸۲ کو امرتسر ہسپتال میں ہڈیوں کے ماہر ڈاکٹر صاحب کو دکھایا گیا انہوں نے کئی ماہ تک کالر لگانا تجویز کیا ہے موصوف مورخہ ۱۲/۳/۸۲ کو امرتسر سے واپس قادیان آ گئے ہیں۔

قارئین کرام سے ان ہر دو درویش بھائیوں کی کامل صحت و شفا یابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

تصحیح! بدر مجریہ ۱۸/۲/۸۲ میں مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب کے مضمون جناب حکیم حبیب اللہ صاحب کی تقریر کے ضمن میں موصوف کو وزیرِ جنگلات حکومت جموں کشمیر لکھا ہے جبکہ حکیم صاحب قانون ساز کونسل کے چیئرمین ہیں قارئین اس کی تصحیح فرما لیں۔

خاکسار: عبد الحمید ٹاک عفی عنہ یاری پورہ کشمیر

جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا بابرکت انعقاد

مکرم محمود احمد صاحب ہندوستانی صدر جماعت احمدیہ تیاپور تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو مسجد میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زبیروی کی تلاوت اور عزیز فہیم احمد صاحب بشیر کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمود احمد صاحب نجیب بشیر، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب زبیروی اور مکرم مولوی خلیل احمد صاحب نجیب بشیر نے تقاریر کیں۔ اسی دوران مکرم کے رفیق احمد صاحب اور مکرم کے شفیق احمد صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ اجتماعی دعا پر مجلس برخاست ہوئی۔

مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شورت اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۳۰/۳/۸۲ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں مکرم محمد عبداللہ صاحب ڈار صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم عبدالعزیز صاحب لون کی تلاوت اور عزیز شکیل احمد کی نظم خوانی کے بعد خاکسار ماسٹر نذیر احمد عادل۔ مکرم عبدالعزیز صاحب ڈار سیکرٹری تعلیم۔ مکرم ماسٹر محمد عبداللہ صاحب آہنگر سیکرٹری ضیافت وجائیداد اور مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب زرگر نے تقاریر کیں۔ عزیز شاہزاد احمد گنائی نے نظم پڑھی۔ آخر میں مکرم شیخ عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید نے دعا کرائی۔

مکرم طاہر احمد شاہ صاحب قائد مجلس بانڈی پورہ (کشمیر) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۵/۲/۸۲ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں مکرم مولوی غلام احمد شاہ صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ عزیز محمد اسمٰعیل بانڈے کی تلاوت اور عزیز خورشید احمد بانڈے کی نظم خوانی کے بعد مکرم ناصر احمد شاہ صاحب، مکرم عبدالغنی صاحب بانڈے، خاکسار طاہر احمد شاہ، مکرم شریف احمد صاحب بانڈے، مکرم عبدالرحمٰن صاحب بانڈے اور صدر محترم نے تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم عبدالرؤف صاحب میر، عزیزان کلیم احمد، بشارت احمد، محمد اقبال اور وسیم احمد نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بنگلور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۸/۲/۸۲ کو دارالفضل میں مستورات کا جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ فرخندہ صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ مقامی نے عہد دہرایا ازاں بعد عزیزہ محمودہ سلطانہ سلمہا، عزیزہ مریم صدیقہ سلمہا۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ معراج بیگم صاحبہ۔ محترمہ مشاہدہ بیگم صاحبہ۔ عزیزہ فضل النساء سلمہا۔ محترمہ وسیم النساء صاحبہ۔ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ، محترمہ فرخندہ صاحبہ عزیزہ جبین تاج سلمہا محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ اور محترمہ شہلا نسرین صاحبہ نے اپنے اپنے طور سے جلسہ کی کارروائی میں حصہ لیا۔ اجلاس میں حاضرات نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کی بابت مختلف سوالات بھی کئے۔ جن کے بفضلہ تعالیٰ تمام حاضرات نے تسلی بخش جواب دیئے۔ دعا کے ساتھ مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

محترمہ عائشہ بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکرہ لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۱/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسارہ کی تلاوت اور محترمہ زینب صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ نسیمہ بی صاحبہ، محترمہ کشوری بیگم صاحبہ، خاکسارہ عائشہ بی اور محترمہ زیب النساء صاحبہ نے تقاریر کیں۔ محترمہ زیب النساء صاحبہ نے ایک نظم بھی پڑھی۔ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مکرم سید محمود احمد صاحب میر صدر جماعت احمدیہ کٹک تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۲/۸۲ بوقت ۷ بجے شام دارالتبلیغ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ عزیز سید طیب احمد سلیم کی تلاوت کلام پاک اور مکرم سید ظفر الدین صاحب و مکرم نصیر الدین خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی خدمت میں خوش آمدید کہا۔ خاکسار نے جماعت احمدیہ کٹک کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا ازاں بعد مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ اور مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے تقاریر کیں۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے ایک روح پرور خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی مقام جلسہ کو موقعہ کی مناسبت سے اچھی طرح سجایا گیا تھا جلسہ میں غیر از جماعت افراد بھی موجود تھے۔

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ سیکرٹری لجنہ نہر گر اطلاع دیتی ہیں کہ جلسہ یوم مصلح موعود مورخہ ۲۰/۲/۸۲ کو عزیزم قدیر احمد صاحب کے مکان "نہرو بلڈنگ" میں محترمہ حفیظ النساء صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور حمد و نعت کے بعد محترمہ میمونہ بیگم صاحبہ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور عزیزہ فوزیہ بیگم نے تقاریر کیں خاکسارہ نے نظم پڑھی۔ اختتام دعا کے بعد پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بارہ میں بچوں کا امتحان لیا گیا جس کا نتیجہ بفضلہ تعالیٰ تسلی بخش رہا جس پر محترمہ نائب صدر صاحبہ نے سب کو مبارکباد دی آخر میں صاحب خانہ کی طرف سے تمام ممبرات کی چائے اور بسکٹ سے تواضع کی گئی۔

محترمہ نذیر بیگم صاحبہ صدر لجنہ چارکوٹ لکھتی ہیں کہ مورخہ ۲۲/۲/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ کی تلاوت اور محترمہ ولایت بیگم صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ، محترمہ ولایت بیگم صاحبہ، خاکسارہ نذیر بیگم، محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ، محترمہ رحمت بیگم صاحبہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ، محترمہ نور بیگم صاحبہ محترمہ طیبہ بیگم اور محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے تقاریر کیں دعا کے ساتھ مجلس برخاست ہوئی۔

عہدہ میں ترقی

— اور —

نمایاں کامیابی

(۱) — اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم قریشی عبدالسلام صاحب آف سرینگر کو ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر کے عہدہ پر ترقی سے نوازا ہے موصوف نے اس خوشی میں مسجد احمدیہ سرینگر کے لئے ایک عدد جائے نماز ولایتی پانچصد روپیہ کی عطیہ دیا ہے۔ ان دنوں موصوف بعض جسمانی عوارض سے دوچار ہیں۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس ترقی کو بابرکت کرے مزید اعلیٰ ترقیات کے حصول کا پیش خیمہ بنائے اور اپنے فضل سے کامل صحت وشفایابی سے نوازے آمین (۲) — عزیز فیروز احمد سلمہٗ آف ناصر آباد حال سرینگر نے بفضلہ تعالیٰ پری میڈیکل کے امتحان میں ۲۶۸ نمبر حاصل کر کے سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ہے عزیز موصوف کے بڑے بھائی مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ سولہ روپے ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ خیرًا۔

اسی طرح عزیز محمد سلطان مبارک سلمہٗ نے بھی بزرگان واحباب کرام کی دعاؤں کے طفیل پی یو سی کے امتحان میں کامیابی حاصل ہونے پر پانچ روپے مد صدقہ میں ادا کئے ہیں۔ ہر دو عزیزان ایم بی بی ایس کرنے کے متمنی ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کی کامیابی کو بابرکت کرے اور آئندہ مزید اعلیٰ ترین کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ (ادارہ)

"مبارک ہو"

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سہ ماہی رسالہ کی ڈیکلریشن اور رجسٹریشن ہو چکی ہے اور "مشکوٰۃ" نام منظور کیا گیا ہے — سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اس کے ہر طرح بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی گئی جس کے جواب میں حضور اقدس نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا "مبارک ہو"

سو تمام اراکین مجلس کی خدمت میں حضور پُرنور کا یہ دعائیہ پیغام پہنچاتے ہوئے میں گذارش کرتا ہوں کہ ہر خادم کوشش کرے کہ وہ اس رسالہ کا خریدار بنے — انشاء اللہ لجنہ اماء اللہ اور اطفال الاحمدیہ کے لئے بھی اس رسالہ میں صفحات مخصوص کئے گئے ہیں۔ اس جہت سے ہر گھر میں اس رسالہ کا پہنچنا انشاء اللہ العزیز بہت مبارک اور مفید ثابت ہوگا — قبل ازیں ماہ اکتوبر میں نمونہ کے طور پر "فاتح" کے نام سے ایک پرچہ شائع کیا گیا تھا اب باقاعدہ رجسٹریشن ہونے پر مشکوٰۃ کا پہلا شمارہ (مارچ - اپریل - مئی) تیار ہو چکا ہے اور چند دنوں تک پوسٹ کر دیا جائے گا انشاء اللہ العزیز

سالانہ چندہ اندرون ملک کے لئے ۷/ روپے اور بیرون ملک کے لئے ۲۵/ روپے مقرر ہے۔ خریداران حضرات سے درخواست ہے کہ جلد از جلد — چندہ جات کے ساتھ اپنے مکمل پتہ جات مینیجر مشکوٰۃ قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواست ہائے دعا

● عزیزہ نفیسہ بیگم سلمہا بنت مکرم خورشید عالم صاحب نزہان پور (ایم پی) سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ کی معرفت مدامداد میں مبلغ پچاس روپے بھجواتے ہوئے ہائر سیکنڈری کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب لنڈن اپنے بچوں عزیزان فاروق احمد و جمیل احمد سلمہما کی علی الترتیب ایل ایل بی اور او لیول کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم مرزا مسعود احمد صاحب مقیم ناروے اپنی دینی و دنیوی ترقیات اور حصولِ ملازمت کے لئے ● مکرم عبد المالک صاحب نمائندہ ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان لاہور سے مکرم اظہار احمد صاحب اور مکرم صداقت علی صاحب نزآباد کی اقتصادی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب جو شوگر اور گردوں میں انفیکشن کے باعث میو ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ کنڈرک مبلغ پندرہ روپے مدصدقہ میں ادا کر کے اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● مکرم ناصر محمد اکرم صاحب بھرت پورہ سیوان (بہار) اپنی والدہ کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ● عزیزہ حبیبہ بانو صاحبہ سرینگر (کشمیر) پریشانیوں کے ازالہ اور گمشدہ چیزوں کی بازیابی کے لئے ● مکرم محمد عبد الحفیظ صاحب چنتہ کنٹہ (آندھرا) اپنے بڑے بیٹے عزیز عبد الواحید سلمہٗ کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم عبد الستار سبحانی صاحب صدر جماعت احمدیہ کنڈور (آندھرا) اپنی کامل صحت و شفایابی، بڑی بہو عزیزہ سارہ پروین سلمہا کی بسہولت فراغت اور اولادِ نرینہ کی ولادت نیز اپنے بچوں عزیزان محمد ظفر اللہ محمد کلیم اللہ اور محمد حمایت اللہ سلمہم کی اپنے اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے ● مکرم مقبول احمد صاحب جمشید پور اپنے بچوں عزیزان مطلوب احمد و داؤد احمد سلمہما کی علی الترتیب آئی اے اور آئی اے سی کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ● محترمہ قدسیہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم مزمل احمد خان صاحب برکاور (بہار) اپنے شوہر اور بچوں کی دینی و دنیوی ترقیات، صحت و سلامتی اور درپیش مشکلات کے ازالہ کے لئے ● عزیزہ مذکرہ خاتون صاحبہ کیدرک مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کر کے اپنی اور بچی کی صحت و عافیت اور بیش از بیش خدمتِ دین کی توفیق پانے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(ادارہ)

تقریبِ شادی و رخصتانہ

مورخہ ۲۲/۳/۸۲ کو عزیز مکرم منظور احمد صاحب پونچھی ولد مکرم عبد الرحمٰن صاحب مرحوم قادیان کی تقریبِ شادی عمل میں آئی اس سے قبل ان کا نکاح عزیزہ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ سلمہا دختر مکرم مولوی ظفر الدین صاحب مرحوم ساکن سملیہ (بہار) کے ساتھ ہو چکا تھا۔ عزیزہ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ عرصہ قریباً دس بارہ سال سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی سرپرستی میں تھیں۔ حسبِ پروگرام نمازِ عصر کے بعد حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے دالان میں تلاوت و نظم کے بعد حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب صحابی نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ نے دعاؤں کے ساتھ دلہن کو رخصت کیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

(ادارہ)

شکریہ و درخواستِ دعا

محترم جناب سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب حیدرآباد اور ان کی اہلیہ محترمہ نے دار التبلیغ مدراس کے لئے ایک درجن بڑے سائز کے جائے نماز بطور عطیہ بھجوائی ہیں فجزاہما اللہ خیراً۔ جماعت احمدیہ مدراس ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس۔

وصایا کے بارہ میں قابلِ توجہ قواعد

نوٹ:- تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ ان قواعد کو خطبہ جمعہ میں تمام جماعت کو پڑھ کر سنا دیں۔ صدران موصیان (سیکرٹری وصایا و سیکرٹری مال) کا فرض ہے کہ موصیان امرمیات کے اجلاس منعقد کروا کے ہر موصی / موصیہ کو انفرادی طور پر بھی ان سے آگاہ کر دیا جائے اور موصیان کرام کو تاکید کر دی جائے کہ ان کی پابندی کریں۔

قاعدہ نمبر ۲۴ (ترمیم شدہ):- "موصیان کے لئے ضروری ہوگا کہ ہر سال اپنے فارم اصل آمد میں یہ اندراج کریں کہ ان کی جائیداد میں دوران سال گذشتہ میں کیا کمی بیشی ہوئی ہے جس جائیداد کا ذکر وہ پہلے کر چکے ہیں اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔"

قاعدہ نمبر ۲۵ (ترمیم شدہ):- "ہر جماعت میں امیر / صدر صاحب اور صدر موصیان ہر سال اس امر کی نگرانی اور رپورٹ کریں گے کہ تمام موصیان شرائط وصیت کو پورا کر رہے ہیں۔ بصورت دیگر ایسے موصی کے متعلق اپنی بصیغہ راز رپورٹ مجلس کارپرداز کو بھجوائیں گے۔ مجلس کارپرداز بعد تحقیق جس وصیت کو شرائط وصیت کے خلاف پائے اسے وہ منسوخ کر سکتی ہے۔

نائب صدر صاحبہ موصیات ایسی رپورٹ برائے ضروری کارروائی امیر / صدر صاحب یا صدر موصیان کو کریں گی۔"

قاعدہ نمبر ۲۰۹ (ترمیم شدہ):- "جب کوئی موصی چھ ماہ کا بقایادار ہو تو دفتر وصیت ذمہ دار ہوگا کہ ایک ماہ کے اندر بقایادار کو تنبیہہ کرے ایسی تنبیہہ کے بعد اگر بقایادار نہ بقایا ادا کرے نہ کوئی عذر پیش کر کے مہلت حاصل کرے تو مجلس کارپرداز کو حق ہوگا کہ اس کی وصیت منسوخ کرے۔"

قاعدہ نمبر ۳۷۹ ب:- "تمام حالات میں وصیت کا نفاذ بعد وفات موصی ہوتا ہے اور ترکہ کی صورت میں ہی وصولی ہوتی ہے لیکن جائیداد کے حصہ کی قبل از تدفین فوری ادائیگی بعض اوقات مشکل ہوتی ہے اس لئے جائیداد والے احباب کی سہولت کے لئے روئیداد اجلاس اول منظور کردہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شق نمبر ۴۔ ۵ کی روشنی میں مندرجہ ذیل قاعدہ بنایا جاتا ہے۔

(۱)۔۔۔ موصی اپنی زندگی میں اپنی کل جائیداد یا اس کے کسی حصہ کی بشرطیکہ وہ ایک سے زیادہ اکائیوں پر مشتمل ہو حسب ضابطہ تشخیص کرا کے حصہ جائیداد یکمشت یا ایک سال (بارہ مہینوں) میں باقساط ادا کر سکتا ہے۔

(۲)۔۔۔ ضروری ہوگا کہ تشخیص جائیداد کی درخواست میں دفتری ریکارڈ کی خاطر موصی اپنی کل موجود الوقت جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کا تفصیلاً مع ان کی اندازاً قیمتوں کے ذکر کرے۔

(۳)۔۔۔ اگر جائیداد کے کسی جزو کی تشخیص کرانی مطلوب ہو تو اس کو معین کرنا ضروری ہوگا اور اس کی مشخصہ قیمت پر حصہ جائیداد اگر ایک سال کے اندر ادا نہ ہوگا تو وہ تشخیص منسوخ متصور ہوگی سوائے اس کے کہ موصی انتہائی استثنائی حالات میں مجلس کارپرداز سے مناسب مہلت حاصل کرے۔

تشخیص منسوخ ہونے کی صورت میں جو رقوم اس سلسلہ میں ادا ہو چکی ہوں گی وہ موصی کے کھاتہ میں علی الحساب جمع رہیں گی۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

تحریکِ جدید اور جماعت کا فرض!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اے عزیزو! تم میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہئے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو ہر احمدی جو تحریکِ جدید میں حصہ لیتا ہے وہ لیظہرہٗ علی الدین کلّہٖ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا ہے محمدی فوج کے سپاہیوں میں اگر تم شامل ہونا چاہتے ہو تو تحریکِ جدید میں حصہ لو۔ اور اپنے وعدے جلد پورے کرو۔"

حضور کے ارشاد کے مطابق احباب جماعت خصوصاً عہدیداران و خدام پر لازم ہے کہ تحریکِ جدید میں شامل نہ ہونے والوں کو بھی اس میں شامل کریں۔ وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ"

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شوکمپنی ۶/۳۱/۵ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475

RESI. 273903

CALCUTTA -700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

PHONE. 23 9302

THE JANTA

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس

۲۴ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

ایڈیون مل

نمبر ۵۰-۲-۱۸

فلک نما

حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ)

پیشکش : سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

ٹیلیفون نمبر 23-5222 / 23-1652

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

برائے : ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

ہمارے یہاں ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات بھی

ہول سیل نرخ پر دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین۔ معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔

ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور۔

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17-A, RASOOL BUILDING,

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA.

BOMBAY- 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر - ۴۳۴۷۱۷

ارشاد نبوی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی خوشنودی والد کی خوشنودی میں ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔"

محتاجِ دعا: یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم:-

"لوگو! تم جھوٹ سے پرہیز کرو۔ کیونکہ جھوٹ بدی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور بدی دوزخ میں لے جاتی ہے۔" (بخاری و مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"ایسا سچ جو کسی نقصان کے وقت چھوڑا جائے حقیقی اخلاق میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۴۴)

پیشکش: محمد امان اختر، نیاز سلطانہ پارٹنرز "موڈ کنگ"
۳۲ - سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی مدراس ۴ - ۶۰۰۰

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین ایدہ اللہ الودود

ریڈیو۔ ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - یاری پورہ - کشمیر

ABCOY LEATHER ARTS

34/3 3RD MAIN ROAD,
KASTURBANAGAR, BANGALORE — 560026.

MANUFACTURERS OF :-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدر آباد میں فون - ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

حیدر آباد موٹر ورکس

نمبر ۱۔ ۸/۲۵۸ - ۵ - ۶ آغا پورہ - حیدر آباد - ۵۰۰۰۰۱

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ایر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے